اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ـ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ״
لاہور ۱/۲ ۲ ״

یوم جمعۃ المبارک

۱۶ رمضان المبارک فی پرچہ ۱/۔

جلد ۳۹/۵ | ۲۲ احسان ۱۳۳۰ ہش | ۲۲ جون ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۴۵/۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ جون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

ربوہ ۲۰ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو سردرد کی تکلیف ہے احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

کراچی ۲۱ جون۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق یکم جولائی سے بکری ٹیکس کے متعلق نئے قانون کا نفاذ ہو جائے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"جن بندوں کی تو نے تعریف کی ہے ان میں تیرے بہت نشان ہیں خاص کر اس بندہ میں جس کا نام تو نے احمدؐ رکھا ہے۔ رب کی عبادت میں اس کے اندر دیگ سا جوش تھا اور عبادت میں سب مخلوق کے دل پر فائق تھا۔ اور اپنے چہرہ سے اس نے قریب و بعید کو نورانی بنا دیا اور اس کا سینہ نشیب و فراز پر سب کو پہنچا۔"

(ترجمہ از کرامات الصادقین)

ایران میں کمپنی کے کارخانوں پر قبضہ کا کام شروع ہو گیا۔ ایران بھر میں مسرت کی لہر

طہران ۲۱ جون۔ آج اینگلو ایرانین آئل کمپنی کی املاک اور کارخانوں پر قبضے کا کام شروع ہو گیا۔ اور اس اقدام پر سارے ایران میں عوام نے جوش و خروش کا اظہار کیا کمپنی کے دفتروں اور کارگاہوں کے گرد ایرانی پولیس متعین کر دی گئی ہے اور اسے حکم دیا گیا کہ کمپنی کا کوئی ملازم اندر سے باہر کوئی فائل یا کوئی اور شے لے کر جانے نہ پائے۔ آج کمپنی کے ایک دفتر میں ایک ہجوم نے گھس کر سائن بورڈ اتار پھینکے اور عمارت پر قومی جھنڈا لہرا دیا۔ دوسرا ہجوم عمارت کے باہر فلک شگاف نعرے لگاتا رہا۔ تیل کے مشترکہ کمیشن کے رکن مسٹر حسین مکی نے عوام سے اپیل کی کہ وہ امن و امان کو قائم رکھیں

ایک اطلاع کے مطابق فرانسیسی اخبارات میں ایران کی طرف سے یہ اشتہارات چھپنے شروع ہو گئے ہیں کہ کمپنی کے سابق خریداروں کے آرڈر دینے پر اگلے ہفتے تیل سپلائی کیا جائے گا۔ انہیں چاہیئے کہ تمام خط و کتابت حکومت کے مقرر کردہ بورڈ سے کریں۔

آج ایک ایرانی وفد ہالینڈ پہنچا۔ یہ وفد یہاں فنی ماہرین کے لئے آیا ہے ہیگ میں اس وفد کا آج پرجوش خیر مقدم کیا گیا

لنڈن ۲۱ جون۔ یہاں آج برطانوی کابینہ کا ایک غیر معمولی اجلاس ایران میں تیل کے صورت حال پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ امید ہے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر موریسن آج دار العوام میں کسی وقت اس سلسلے میں بیان بھی دیں گے۔

ایک امریکی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق تازہ ترین صورت حال سے حکومتی حلقے بہت رنجیدہ خاطر ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اگر اس وقت کوئی معاہدہ ہو گیا تو وہ معجزہ سے کم نہ ہو گا۔

آج ڈاکٹر مصدق کی صدارت میں ایرانی مجلس بھی تازہ ترین صورت حال پر غور کرے گی۔ جس میں ڈاکٹر مصدق اعتماد کے ووٹ کا مطالبہ بھی کریں گے۔ آج صبح جب ڈاکٹر مصدق مجلس کے اجلاس میں آئے تو ارکان ایوان نے پرزور تالیوں سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ ایران سے برطانوی باشندوں کو بذریعہ ہوائی جہاز ایران سے برطانیہ پہنچانے کا کام آج شروع ہو گیا۔

بین الاقوامی رائے ہندوستان کو اپنے مواعید پورا کرنے کیلئے مجبور کر دے گی

کراچی ۲۱ جون۔ پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اس امید کا اظہار کیا کہ بالآخر بین الاقوامی رائے ہندوستان کو ان وعدوں کے پورا کرنے پر مجبور کر دے گی جو وہ مسئلہ کشمیر کو پرامن طریق سے سلجھانے کے سلسلے میں کر چکا ہے۔ آپ نے کہا جب تک ہندوستان کی ہٹ دھرمی اپنی موجودہ پالیسی بدلنے پر مجبور نہ کر دے گی پاکستان اس مسئلے کو پرامن طریق سے سلجھانے کے سلسلے میں پر امید رہے گا۔ آپ نے کہا ڈاکٹر فرینک گراہم کو بحیثیت اگر اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کوئی کوشش کئے بغیر اپنے فرائض سے سبکدوش ہو جانا مستحسن نہیں۔

راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت

ملزموں کے بیانات قلم بند ہو گئے

حیدر آباد (سندھ) ۲۱ جون۔ آج راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت کے سلسلہ میں ملزموں کے بیانات قلم بند کئے گئے۔ سارے ملزموں نے ان کے خلاف عاید کردہ الزامات کو غلط اور اپنے آپ کو بے گناہ قرار دیا۔ اس کے بعد خاص عدالت نے محمد حسین عطا (مفرور ملزم) کی غیر حاضری کے باوجود شہادت استغاثہ شروع کرنے کا حکم دیا۔ لیکن ابھی پہلے گواہ استغاثہ کی شہادت ہو رہی تھی کہ اجلاس برخواست ہو گیا۔

مسجومی پارٹی مسلم بلاک کی تائید میں

کراچی ۲۱ جون۔ پاکستان میں انڈونیشیا کا جو خیر سگالی کا وفد آیا ہے اس کے لیڈر نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ انڈونیشیا کی مسجومی پارٹی مسلم بلاک کے نظریئے کی تائید میں ہے۔ روانگی سے قبل ایک بیان میں آپ نے کہا سارے اسلامی ممالک میں قریبی تعلق اور باہمی تعاون ان کی سیاسی اور معاشی پوزیشن کو بہت زیادہ مستحکم بنا دے گی۔

مرکزی کابینہ میں ایک خاتون کو بھی شامل کیا جائے

بیگم لیاقت علی خاں کا مطالبہ

کراچی ۲۱ جون۔ آج یہاں آل پاکستان وومن ایسوسی ایشن کی صدر بیگم لیاقت علی خاں نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کی مرکزی کابینہ میں کسی خاتون کو بھی شامل کر لیا جائے۔ بیگم لیاقت علی خاں نے کہا کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ قابل اور مستحق عورتوں کو ملک کی انتظامی ذمہ داریاں سپرد نہ کی جائیں۔ آپ نے اپنے بیان کے آخر میں کہا کہ پاکستان ایسوسی ایشن کی سارے اسلامی ممالک میں شاخیں کھولی جائیں گی۔ اس وقت یہ صرف لنڈن اور آسٹریلیا ہی میں ہیں۔

کراچی ۲۱ جون۔ معلوم ہوا ہے سفر کرنے والے زائرین حج کی طرف سے بہاولپور، سندھ کے علاقوں کی درخواستیں معینہ کوٹہ سے زیادہ آ گئی ہیں۔ لہٰذا اس کیلئے کل حج بکنگ آفس میں قرعہ اندازی ہو گی۔

نزدیک و دور سے

انقرہ ۲۱ جون۔ آج یہاں وزیر خارجہ ترکی نے ایک بیان میں کہا کہ عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر عزام پاشا کا جس گرمجوشی سے خیر مقدم کیا گیا وہ اس امر کا ثبوت ہے کہ ترکی باشندے عرب ممالک سے دوستانہ تعلقات کے استحکام کے کس قدر متمنی ہیں۔

کراچی ۲۱ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ہنگامی صورت حال پیدا ہونے کی صورت میں پاکستان کے پاس کافی تیل ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگر برطانیہ اور امریکہ نے تیل کے صاف کرنے والے علاقوں سے اپنے تیل بردار جہاز واپس بلائے تو یورپ، مشرق وسطے اور مشرق بعید کی منڈیوں تک تیل کی سپلائی میں تعطل واقع ہو جائیگا۔

لنڈن ۲۱ جون۔ نیوزی لینڈ میں جتنے آدمی بے روزگار ہیں ان سے دو ہزار گنا اسامیاں خالی پڑی ہیں اور انہیں پر کرنے کے لئے آدمی نہیں ملتے۔ آخری اعداد و شمار کے مطابق صرف بارہ آدمی بے روزگار ہیں جبکہ ۲۴ ہزار اسامیاں خالی ہیں۔ یہ اسامیاں زیادہ تر ٹرانسپورٹ اور صنعت گاہوں میں خالی ہیں۔

طہران ۲۱ جون۔ ایرانی حکومت کے ایک ترجمان نے رات اس خبر کی تردید کی کہ جنوبی صنعتی شہر میں چھرا گھونپ دیا گیا تھا بلکہ اس امریکی کلرک کو ایک حادثے میں چوٹ آئی تھی۔

کراچی ۲۱ جون۔ ٹڈیوں کے انسداد کے لئے آج یہاں کانفرنس نے ایک وسیع اختیارات کی اعلیٰ کمیٹی کے قیام کا فیصلہ کیا جس کے صدر وزیر خوراک و زراعت پیرزادہ عبد الستار ہوں گے کانفرنس نے صوبوں اور ریاستوں میں اس مہم کو تیزی سے چلانے کے لئے چالیس لاکھ روپے جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پیرزادہ عبد الستار نے بتایا کہ مرکز سے اس سلسلے میں دو مزید ہیلی کاپٹر اور ۵۵ جیپ و ٹرک گاڑیاں خرید کرنے کا آرڈر دیا گیا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

مجھے خدا تعالیٰ سے کیوں محبت ہے؟

(چوہدری علی محمد صاحب واقف زندگی ربوہ)

محبت کرنے کے لئے کسی وجود میں ان چار صفات کا ہونا ضروری ہوتا ہے

۱- زندگی:۔ کیونکہ مردہ سے کوئی محبت نہیں کرتا۔

۲- دائمی حسن:۔ کیونکہ عارضی حسن کے ختم ہونے کے ساتھ محبت کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے

۳- احسان کامل:۔ احسان ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے بے لوث اور بے نفس محبت پیدا ہوتی ہے۔

۴- کلامِ محبوب:۔ یہ فطرت انسانی کا طبعی تقاضا ہے۔ کہ وہ اپنے محبوب سے باتیں کرے

اب میں ان چاروں صفات کو اسلام کی تعلیم کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے وجود میں ذرا تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم ہمارے سامنے ایک زندہ خدا کو پیش کرتی ہے۔ جو اپنی موہ لینے والی صفات اور حیرت انگیز تجلیات کے ذریعہ ہمارے سامنے جلوہ گر ہوتا ہے۔ جو نہ صرف خود زندہ ہے بلکہ تمام کائنات کی بقاء کا موجب بھی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب کشتی نوح کے صفحہ ۲۴-۱۴ پر اپنے محبوب کی زندگی کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں "وہ تمام دنیا کا وہی خدا ہے۔ جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہم نے اسے دیکھ لیا۔ کہ دنیا کا وہی خدا ہے۔ جس کو ہم نے پایا۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو۔ اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں۔ کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں"

مذکورہ بالا عبارت میں "یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا" کے الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ نہ صرف یہ کہ خدا خود زندہ ہے۔ بلکہ وہ ہماری زندگیوں کا بھی چشمہ ہے۔ یعنی ہم اس چشمہ سے سیراب ہوئے بغیر ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے۔ ہم جب صفات الٰہیہ کو اپنے اندر جذب کرتے ہوئے اپنی ہر حرکت و سکون کو خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے رنگ میں رنگین کر لیں گے۔ تو اس وقت نہ صرف یہ کہ ہم زندگی کے چشمہ سے سیراب ہوں گے۔ بلکہ بہتوں کی زندگی کا موجب بھی ٹھہریں گے۔ مگر ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم افتاں و خیزاں اس زندگی بخش پاکیزہ چشمہ تک پہنچ کر اپنے پیاسے لبوں کو اس کے کناروں پر رکھ دیں۔ اور اپنی تشنگی کو بجھا کر ابدی حیات حاصل کریں۔

چونکہ خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی زندگی بخشتا اور ہمیں اپنے چشمۂ صافی سے ایسا لذیذ اور شیریں پانی پلاتا ہے جس کو پی لینے کے بعد انسان کبھی رنج و غم کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ اور لازوال مسرت اور دائمی زندگی حاصل کر لیتا ہے۔ اسلئے مجھے اپنے خدا سے پیار ہے۔

دوسری خوبی جو کسی وجود کے ساتھ حقیقی وابستگی اور تعلق پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے وہ اس کا لازوال حسن ہے۔ کیونکہ حسن ایک ایسی چیز ہے۔ کہ بالطبع دل اس کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے اور اسکے مشاہدے سے طبعاً محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ خدا کی اس وسیع مملکت میں سینکڑوں حسین مناظر انسان دیکھتا اور ہزار جان سے ان پر نثار ہو جاتا ہے۔ لیکن کیا کبھی کسی نے یہ سوچا ہے کہ وہ جو ان تمام محاسن کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ وہ کتنا حسین ہوگا۔ یہ سب چیتی پھرتی حسین تعداد اسی کے ادنےٰ پرتو تو ہیں۔ جو ہمیں محبوب حقیقی کی یاد دلاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ نمبر ۹۸ پر سورہ اخلاص کی تفسیر کرتے ہوئے۔ حسن باری تعالیٰ کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتے ہیں۔

"خدا اپنی ذات صفات اور جلال میں ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے حاجتمند ہیں ذرہ ذرہ اس سے زندگی پاتا ہے۔ وہ کل چیزوں کے لئے مبدء فیض ہے۔ اور آپ کسی سے فیضیاب نہیں۔ وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ اور کیونکر ہو سکے اس کا کوئی ہم ذات نہیں"

تیسری خوبی جو کسی سے سچی محبت پیدا کرنے کا موجب بنتی ہے۔ وہ اس کا احسان کامل ہے جس کے ماتحت اس کا دل اپنے محسن کے حسنِ اخلاق سے متاثر ہو کر شکر گذاری کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اور وہ خود بخود اسکی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کا احسان یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو عالم غیر محسوس سے صفحۂ ہستی پر لاتا۔ اور پھر تا دم زیست ان کی ربوبیت کرتا رہتا ہے۔ وہی ہر ایک چیز کا سہارا ہے۔ اس کی تمام قسم کی رحمتیں۔ برکتیں ہر وقت اس کے بندوں کے شامل حال ہیں اور اس کا احسان بے انتہا ہے جس کا دامن ازل سے لے کر ابد تک پھیلا ہوا ہے جیسا کہ فرماتا ہے وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها یعنی اگر خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو۔ تو ہرگز گن نہ سکو گے

خدا تعالیٰ کے احسان ہم پر لحظہ بہ لحظہ ہوتے رہتے ہیں۔ اور کوئی وقت ایسا نہیں جاتا جب ہم خدا کی نعمتوں سے بہرہ ور نہ ہو رہے ہوں۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ انسان اپنے منعم حقیقی اور محسن اعظم سے محبت نہ کرے اور اس کے دل میں اس کے لئے اظہار تشکر پیدا نہ ہو۔ اس لئے مجھے اپنے خدا سے پیار ہے

چوتھی خوبی جس سے ہمیں کسی وجود کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ وہ اس کا دلکش کلام ہے۔ جو اپنی دلکشی اور خوبی کی وجہ سے دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا ہے۔ اور انسان طبعاً اس محبوب حقیقی کو دیکھنے کے لئے تڑپ اٹھتا ہے۔ جس کے روحانی نغمات نے اسے بے قرار کر دیا ہوتا ہے۔ اس امر کے بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار کتنے دل آویز ہیں ؎

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رخ پہ آئے دل
کیونکر کوئی خیالی صنم سے لگائے دل
دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

نیز خدا تعالیٰ کے کلام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ "خدا تعالیٰ کا کلام اس کی طرف سے پاک کشف پاک الہام اور پاک خوابیں ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سفر کرنا ایک نہایت دقیق در دقیق راہ ہے اور اس کے ساتھ طرح طرح کے مصائب اور دکھ لگے ہوئے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ انسان اس نادیدہ راہ میں بھول جائے یا ناامیدی طاری ہو اور آگے قدم بڑھانا چھوڑ دے۔ اس لئے خدا کی رحمت نے چاہا کہ اپنی طرف سے اس سفر میں ساتھ ساتھ اس کو تسلی دیتی رہے اور اس کی دلداری کرتی رہے اور اس کی کمر ہمت باندھتی رہے اور اس کے شوق کو زیادہ کرے۔ سو اس کی سنت اس راہ کے مسافروں کے ساتھ اس طرح پر واقع ہے۔ کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے کلام اور الہام سے ان کو تسلی دیتا اور ان پر ظاہر کرتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تب وہ قوت پا کر بڑے زور سے اس سفر کو طے کرتے ہیں"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰۲)

جیسا کہ اوپر کے حوالہ سے ظاہر ہے۔ حق یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام اور الہام پر ہی زندگی کا دارو مدار ہے۔ ورنہ عارفین مارے غم کے ہلاک ہو جاتے۔ وہ خدا تعالیٰ کا الہام ہی تھا۔ جس نے غار ثور کے کناروں پر کھڑے ہوئے دشمن کو اندھا کر دیا۔ اور اپنے پیاروں کو ایک زندہ نور ایمان بخشا۔ تو پھر کیونکر ایسا ہو سکتا ہے کہ ایسے وجود سے حقیقی پیار نہ کیا جائے۔

اس زمانہ میں بھی حضرت **مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام** کو ٹھٹھا کیا گیا گالیاں دی گئیں۔ احمدیت کے استیصال کے لئے طرح طرح کی تدبیریں اور مکر و فریب عمل میں لائے گئے۔ یہاں تک کہ قتل کرنے کے منصوبے بھی سوچے گئے۔ لیکن وہ خدا تعالیٰ کا پاک الہام ہی تھا۔ جس نے پہلے سے ہی آپ کو پتہ دے رکھا تھا۔ کہ "لاتحزن انك انت الاعلىٰ" یعنی غم نہ کر تجھی کو غلبہ ہوگا۔ چنانچہ اس الہام اور اس قسم کے اور بہت سے الہاموں کی روشنی میں حضور نے تحدی کے ساتھ مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی۔ مگر وہ مجھ کو جانتا ہے۔ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے۔ اے لوگو تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے۔ جو اخیر وقت تک میرے ساتھ وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے۔ تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے۔ سب ملکر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعا کریں۔ یہاں تک کہ سجدہ کرتے کرتے تمہارے ناک گھس جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں۔ تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک کہ وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں۔ اور صادقوں کے اور۔ اور خدا کسی امر کو فیصلہ کئے بغیر نہیں چھوڑتا جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور منکرین میں ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اب بھی فیصلہ کریگا خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتا ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو۔ یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳)

برادران کرام پس میری خدا سے محبت کرنے کی وجوہات خدا تعالیٰ کی وہ مندرجہ بالا صفات ہیں۔ جنہوں نے مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ مبارک وہ جو اس سے پیار کرے۔

روزنامہ الفضل لاہور

۲۱ جون ۱۹۵۱ء

الٰہی جماعت اور خود ساختہ دینی جماعت میں فرق

مودودی صاحب نے جماعت احمدیہ کی نقل میں اپنی علیحدہ جماعت کھڑی کی ہے۔ مگر جیسا کہ حقیقت ہے۔ اصل اصل اور نقل نقل ہی ہوتی ہے۔ جہاں جماعت احمدیہ ایک بنیان مرصوص کی مثال ہے۔ وہاں چونکہ مودودی صاحب کے پاس وہ الٰہی مصالحہ نہیں ہے۔ جس سے الٰہی جماعتیں مربوط ہوتی ہیں۔ اس لئے انہیں اپنی جماعت کے درجے بنانے پڑے ہیں۔ ایک تو ارکان ہیں۔ یعنی جو جماعت میں شامل ہیں۔ اور وہ جماعتی تنظیم کے پابند ہیں۔ دوسرے ہمدرد ہیں جو جماعت میں تو شامل نہیں۔ مگر مودودی صاحب کے نظریات سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ یہ تنظیم کے پابند نہیں۔ تیسرا گروہ متاثرین کا ڈھیلا ڈھالا گروہ ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور باطنی سلسلہ ہے۔ جس کی بنیاد مسیح موعود علیہ السلام کے اس اصول پر رکھی گئی ہے کہ فروعی اعمال کے اختلاف کے باوجود ہر شخص جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر ایک کے نزدیک رفع یدین یا آمین بالجہر ثابت شدہ ہیں اور دوسرے کے نزدیک اس کے الٹ صحیح ہے۔ تو ان دونوں میں سے اپنے اپنے طریق پر قائم رہ کر جماعت میں شامل ہو سکتا ہے۔

چونکہ جماعت احمدیہ کی بنیاد ٹھوس ثابت شدہ ایمانی حقائق پر ہے۔ اور جو شخص اس میں شامل ہوتا ہے۔ وہ ایک آہنی دیوار کا حصہ بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ فروعی اختلافات چند ہی دنوں میں مٹ جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کو کوئی زیر بحث ہی نہیں لاتا۔

مودودی صاحب نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نقل کر کے یہی اصول استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح بعض ایسے اہل حدیث بھی جن کو اپنی جماعت کے مسلک سے بڑی محبت تھی۔ یہ خیال کر کے کہ اس جماعت میں شامل ہو کر وہ اپنے مسلک پر بھی قائم رہیں گے۔ دھوکا کھا کر جماعت میں داخل ہو گئے۔ لیکن چونکہ جماعت سے تعلق کی بنیاد محض تعاونی سپرٹ پر تھی نہ کہ ایمانی اقدار پر جب تنظیمی مشینری کا دباؤ پڑا ہے تو یہ چیخ اٹھے ہیں اور اب دونوں اطراف سے بحث مباحثہ شروع ہے۔ ہمیں اس بحث و مباحثہ سے تو دلچسپی نہیں ہے۔ مگر اتنا عرض کرنا ہے کہ ؎

جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائدار ہوگا

جماعت وہی بنیان مرصوص بن سکتی ہے جس کو اس کے اصولوں پر پورا پورا ایمان ہو۔ اور ایسا ایمان اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک حق الیقین کا مقام حاصل نہ ہو۔

ہم نے چند روز ہوئے الفضل میں علم الابدان اور علم الادیان کے موضوع پر لکھا تھا دنیا میں دو ہی قسم کے علوم ہیں۔ طبیعیاتی اور مابعد الطبیعیاتی۔ دوسرے لفظوں میں سائنس اور دینیات۔ ہم دیکھتے ہیں کہ زمانہ حال میں سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس چیز سے سائنس کا تعلق ہے۔ اس کے متعلق حق الیقین پیدا کرنا آسان ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جو چیز ہم حواس خمسہ سے محسوس کرتے ہیں وہ یقینی درجہ رکھتی ہے۔ اب جو جماعتیں مادی نقطۂ نظر سے کھڑی ہوتی ہیں۔ اسی اصول کے مطابق ان کی کامیابی بہت حد تک مادی قوت کی مرہون ہوتی ہے۔ اس لئے وہ یہی کوشش کرتی ہیں کہ جیسے بھی ہو مادی قوت پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور چونکہ مادی قوت حواس خمسہ سے محسوس ہونے والی چیز ہے۔ اس لئے اس کے متعلق ارکان جماعت کو تقریباً حق الیقین کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اور ایسی جماعتوں کی کامیابی کی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ جن اصولوں پر وہ بنائی جاتی ہیں۔ ان اصولوں پر ان کا ایمان حق الیقین کے درجہ پر پہونچا ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی جماعت کے ارکان محیر العقول قربانیاں بھی کر جاتے ہیں کیونکہ ان کا ایمان مادیات تک ہی محدود ہوتا ہے۔ وطن وغیرہ کے لئے قربانیاں اسی قسم میں داخل ہیں

لیکن دینیات کا تعلق مابعد الطبیعیاتی حالتوں سے ہوتا ہے۔ اور اس میں قربانی کا درجہ اسی وقت حاصل ہوتا ہے۔ جب مابعد الطبیعیاتی حالتوں پر ویسا ہی محکم ایمان ہو۔ جیسا کہ ان چیزوں پر ہوتا ہے۔ جن کو ہم حواس خمسہ سے محسوس کر سکتے ہیں۔ مثلاً ایک انسان سوچ کر اس نتیجہ پر تو پہنچ سکتا ہے۔ کہ اس کائنات کا جس میں اتنی بڑی بڑی حکمتیں خرچ ہوئی ہیں کوئی نہ کوئی بنانے والا ضرور ہونا چاہیئے۔ مگر صرف اس قدر ایمان وہ طاقت نہیں رکھتا۔ جس سے قربانیوں کے معجزات ظہور میں آتے ہیں۔ ایسے معجزات کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ اور مابعد الطبیعیاتی حالتوں پر حق الیقین کا ایمان پیدا ہو۔ اور ایسا ایمان جیسا کہ ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں۔ اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے۔ جب ہم اللہ تعالےٰ اور مابعد الطبیعیاتی حالتوں کو اسی طرح محسوس کریں۔ جس طرح ہم مادی اشیاء کو حواس خمسہ سے محسوس کرتے ہیں۔

مودودی صاحب کو چونکہ خود اللہ تعالےٰ اور مابعد الطبیعیاتی حالتوں پر کوئی ایسا حق الیقین حاصل نہیں ہے۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنی جماعت میں اس درجہ کا ایمان پیدا کر سکیں جس سے خالص دین کے لئے معجزات قربانی ظہور میں آتے ہیں۔ ان کی جماعت چونکہ محض نقل ہے۔ اور اس کا دارومدار صرف تعاونی سپرٹ پر ہے۔ اس لئے اس میں کبھی وہ ربط و ضبط پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو الٰہی جماعتوں کا خاصہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ اہلحدیث جنہوں نے اس جماعت میں شمولیت اس شرط کے ساتھ کی تھی کہ وہ اپنے مخصوص مسلک پر بھی کاربند رہ سکیں گے۔ اور انہیں اس کا یقین بھی دلایا گیا تھا۔ جب عمل کی کسوٹی پر پرکھا گیا۔ تو ان کو اب محسوس ہونے لگا ہے۔ کہ وہ اپنے مسلک کو قربان کئے بغیر اس جماعت میں شامل ہو کر کام نہیں کر سکتے کیونکہ ان کو اس جماعت کے ساتھ حق الیقین کے درجہ کا ایمانی تعلق پیدا نہیں ہو سکا۔ ان کو محسوس ہوتا ہے کہ یہ جماعت محض جماعت ہی ہے۔ جس کی بنیاد محض اقامت دین کے نعرے پر ہے۔ ایک فولادی ڈھانچہ ہی ڈھانچہ ہے۔ جس میں انسان تنظیمی پاٹوں میں پس تو سکتا ہے مگر آٹا نہیں بن سکتا۔ گھن ہی گھن ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور جو کچھ پہلے اس کے پلے بھی ہوتا ہے اس کو بھی کھو بیٹھتا ہے۔ تنظیم ہی تنظیم ہے اور کچھ نہیں۔ اس کے پاس وہ مصالحہ نہیں۔ جو روح کو روح اور دل کو دل سے جوڑتا ہے۔ جو ایک دینی جماعت کی تعمیر کے لئے ضروری ہے جو آسمان سے آتا ہے زمین پر نہیں ملتا۔ جو ایک دینی جماعت کو بنیان مرصوص بنا دیتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درخواست دعا

برادران! السلام علیکم

اخبار الفضل سے میری حالت کا علم آپ کو ہوتا رہا ہے مجھے خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم سے آخر مارچ سے کافی افاقہ ہونا شروع ہو گیا تھا۔ چنانچہ انہی ایام میں میں خود اٹھ کر بلا سہارا بیٹھ جایا کرتا تھا اور خیال تھا کہ اگر صحت کی رفتار یہی رہی تو کھڑا بھی جلدی ہونے لگ جاؤں گا۔ لیکن بعض پریشانیوں نے ایسا دبایا کہ میں پھر صاحب فراش ہو گیا ہوں۔ پچھلے دو تین دن تو منہ سے آواز بھی نہیں نکلتی تھی۔ یہ رمضان کا مبارک مہینہ ہے دعاؤں کی قبولیت کے دن ہیں۔ آپ مسیح موعود کے پیارے ہیں خدا سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے آپ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ آئندہ جس قدر زندگی مجھے عطا کرے اس میں مجھے خدمت دین کی توفیق دے اور مجھے مولیٰ کریم کی کلی رضا حاصل کرنے کا موقعہ ملے اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ میری پریشانیوں کو جلد از جلد دور فرمائے۔

اس کے علاوہ میری بیوی جو کہ آپ کی آقازادی ہیں اور مسیح موعود علیہ السلام کی آخری اولاد ہیں۔ انہوں نے جس جذبۂ محبت اور غمگساری کے ساتھ قریباً اڑھائی سال میری خدمت کی ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ انہوں نے نہ رات دیکھی نہ دن دیکھا از حد مشقت میں وقت گذارا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میری صحت کی بحالی کے ظاہری سامانوں میں اگر آدھا حصہ ڈاکٹروں کا ہے تو آدھا ان کا ہے۔

لیکن اس قدر محنت مشقت اور تفکرات سے ان کی صحت از حد خراب ہو کر رہ گئی ہے۔ اعصابی دورے اور سر درد کی شکایت بہت بڑھ گئی ہے۔ اکثر اوقات اتنی کمزور ہو جاتی ہیں کہ بات کرنے میں بھی دقت محسوس کرتی ہیں وہ مجھ سے بہت زیادہ میرے گھرانے کے لئے مفید اور نافع ہستی ہیں ان کے لئے خاص طور پر عاجزانہ درخواست دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر اور میری اولاد پر جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب کی وجہ سے فضل فرمایا ہے ہم اس کے اہل ثابت ہوں اور خدا تعالےٰ کے شکور بندے ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کا بھی حامی کار ہو اور آپ کی سب مرادوں کو بر لائے۔ آمین۔

خاکسار محمد عبداللہ خاں (از رتن باغ لاہور)

(۲) مشتاق احمد صاحب وزیرآباد کی نانی صاحبہ کا جہلم ہسپتال میں آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے (۳) سید محمد سعید سلیم صاحب دار التجلید اردو بازار لاہور اختلاج قلب کے دورہ سے سخت بے چین ہیں۔ نیز وہ بعض مالی مشکلات میں بھی پھنسے ہوئے ہیں احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

کسرِ صلیب کا ایک زبردست ثبوت

انجیل میں مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا عقیدہ الحاقی ہے

علمائے کلیسیا کا اعترافِ حقیقت

از مکرم عبدالقادر صاحب لائلپور

(۳)

اناجیل اربعہ کے متعلق ہم یہ ثابت کر چکے ہیں۔ کہ ان میں حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا ذکر الحاقی ہے۔ اناجیل اربعہ کے بعد اعمال الرسل میں آپ کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ اس سلسلہ میں چند امور پیش خدمت ہیں۔ اعمال الرسل بھی لوقا کی طرف منسوب ہے۔ لیکن جدید محققین کتاب اعمال الرسل کے دو حصے کرتے ہیں۔ پہلا حصہ شروع سے لے کر ۱۵ باب کی ۳۵ آیت تک چلتا ہے۔ دوسرا حصہ بقایا کتاب پر مشتمل ہے دوسرے حصہ کو we-Section کہتے ہیں کیونکہ اس حصہ میں بخلاف پہلے حصہ کے بجائے واحد متکلم کے جمع متکلم کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ کچھ دوسرے اختلافات بھی ہیں جو کہ ظاہر کرتے ہیں کہ پہلے حصہ کا مصنف اور ہے۔ اور دوسرے حصہ کا اور۔ یہی وجہ ہے کہ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا ایڈیشن ۱۵ جلد ۱ صـ۱۷۴ پر تسلیم کیا گیا کہ یہ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ سارے اعمال الرسل کا مصنف لوقا ہے۔ بعض محقق اس اختلاف کی وجہ یہ قرار دیتے ہیں کہ لوقا کو سنہ ۶۲ء میں روم پہونچنے کے بعد (یا فلسطین میں) ایک آرمیکی نسخہ کلیسیا کی ابتدائی تاریخ کے متعلق ہاتھ آیا۔ اس نے اعمال الرسل کے پہلے حصہ میں اسی نسخہ کا من وعن یونانی میں ترجمہ کر کے درج کر دیا۔ یہاں تک کہ اس نسخہ میں جو غلطیاں تھیں مترجم نے ان کو بھی قائم رکھا۔ دوسرا حصہ لوقا نے خود لکھ کر پہلے حصہ کے ساتھ شامل کر دیا۔ اس طرح موجودہ کتاب اعمال الرسل معرض وجود میں آگئی اور یہی وجہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ دوسرے حصہ سے مختلف ہے۔

(Peake's Commentary on the Bible Page 742)

بہرحال محققین اعمال الرسل کی تالیف و تصنیف کے بارہ میں پریشان نظر آتے ہیں۔ اور یہ پریشانی اور زیادہ ہو جاتی ہے جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ اعمال الرسل کے پہلے حصہ میں واقعات بعد از صلیب اور مسیح کے آسمان پر جانے کا جو ذکر ہے وہ انجیل لوقا سے بالکل مختلف ہے۔ اگر اعمال الرسل کا مصنف اور انجیل لوقا کا مصنف ایک ہی ہو تو اس تضاد کی آخر کیا وجہ ہے؟ مثلاً لوقا کے آخر میں لکھا ہے کہ مسیح جی اٹھنے کے دن ہی حواریوں سے جدا ہو گیا۔ لیکن اعمال الرسل میں لکھا ہے کہ چالیس دن تک حواریوں کو ملتا رہا۔ اعمال الرسل میں لکھا ہے کہ مسیح کوہ زیتون سے آسمان پر اٹھائے گئے۔ اعمال ۱/۹ تا ۱۲ لیکن لوقا میں لکھا ہے کہ مسیح بیت عنیاہ (جو کہ کوہ زیتون سے مشرق کی طرف ایک چٹانی وادی کے اندر واقعہ بستی کا نام ہے) حواریوں سے جدا ہوئے۔ اسی طرح بعض دوسرے واقعات کم و بیش ہیں جو کہ ظاہر کر رہے ہیں کہ اگر لوقا کی انجیل اور اعمال الرسل کی کتاب لوقا ہی نے لکھی ہے۔ تو یقیناً واقعات بعد از صلیب جو کہ اعمال الرسل میں درج ہیں الحاقی ہیں یہ ممکن نہیں کہ اپنی انجیل میں تو لوقا یہ تحریر کرے کہ مسیح جی اٹھنے کے دن ہی "بیت عنیاہ" کی بستی سے حواریوں سے جدا ہو گئے۔ لیکن اپنی دوسری تصنیف میں وہ یہ لکھ دے کہ چالیس دن کے بعد کوہ زیتون سے مسیح حواریوں سے جدا ہو کر آسمان پر اٹھائے گئے۔

(۱) اس الحاق کا اقرار پروفیسر ایلن نے بھی کیا ہے۔ جو کہ Peake's Commentary میں اعمال الرسل کے مفسر ہیں وہ لکھتے ہیں

The account of the Ascension given in Act. 1 differs markedly from that in Luke. 24, and is manifestly due to a later growth of tradition Page 776

یعنی اعمال الرسل کے پہلے باب میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر لوقا ۲۴ باب کے بیان سے بالکل مختلف ہے۔ جس سے صاف عیاں ہے کہ اعمال الرسل کی کہانی بعد کی پیداوار ہے۔

(۲) اسی طرح انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں اعمال الرسل کے ضمنی عنوان کے نیچے لکھا ہے کہ پہلے پہل لوقا کی انجیل اور اعمال الرسل "تحریرات لوقا" کے نام سے یکجا تھیں۔ بعد میں ان کو الگ الگ کر دیا گیا۔ پہلا حصہ تو چار انجیلوں میں سے ایک انجیل قرار پائی۔ اور دوسرا حصہ یعنی اعمال الرسل کلیسیا کی ابتدائی تاریخ کے طور پر استعمال میں لائی گئی۔ جب تحریرات لوقا الگ الگ کی گئیں۔ تو ان میں کچھ الحاقات کئے گئے۔ چنانچہ لوقا ۲۴ باب میں آٹھ یا نو الحاقی عبارتیں داخل کی گئیں۔ جن میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر بھی شامل ہے۔ اور اعمال الرسل کے شروع میں بھی (دیباچہ کے طور پر) کچھ ازادی کی گئی۔ اصل عبارت اور اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

It is appropriate to notice here that the last chapter of The Gospel of Luke contains in the ordinary text (including B.) some eight or nine interpolations ommitted by D and the best old-Latin texts. These are all obviously one series, made at the same time, and they include the refrence to the Ascension of Jesus in Luke XXIV. 51. It is likely that both these interpolations and the rewriting of Acts 1.1ff. were made at the same time and under the same circumstances, viz., when the two volumes of "Lucas and Theophilum" were separated, the one to form a constituent member of the canon of four Gospels, the other circulate as an independent account of the early days of the Church. In the original undivided work the actual Ascention will only have been chronicled in Acts 1. 9-12.

Referance -- Encyclopaedia Britannica Edition 15 Volume 3, unde head "Bible" Page 521

ترجمہ "یہاں پر یہ معلوم کرنا بھی مناسب ہے کہ انجیل لوقا کے عام نسخہ کے آخری باب میں ۸ یا ۹ الحاقی عبارتیں ہیں جو کہ نسخہ "ڈی" نے حذف کی ہیں اور نیز بہترین پرانے لاطینی نسخے بھی انہیں حذف کرتے ہیں یہ الحاقات صریحاً ایک سلسلہ کی کڑیاں ہیں اور ایک ہی وقت بنائے گئے ہیں۔ اور ان میں یسوع کے آسمان پر چڑھنے کا ذکر بھی شامل ہے۔ جیسا کہ لوقا ۲۴/۵۱ میں درج ہے اغلب ہے کہ (اعمال الرسل کے شروع اور لوقا کے آخر میں ناقل) یہ دونوں الحاقات اور اعمال باب اول کی ابتدائی آیات کا دوبارہ لکھا جانا ایک ہی وقت میں اور ایک سے حالات کے تحت معرض وجود میں آئے یعنی یہ تغیر اس وقت ہوا جبکہ "تحریرات لوقا" کی دونوں جلدیں علیحدہ علیحدہ کی گئیں۔ جن میں سے ایک جلد یعنی لوقا کی انجیل کو اناجیل اربعہ کا ایک جزو ٹھہرایا گیا۔ اور دوسری جلد یعنی کتاب اعمال الرسل کلیسیا کی ابتدائی تاریخ کے متعلق ایک علیحدہ قصہ کے طور پر اشاعت پذیر ہوئی۔ ابتدائی غیر منقسم نسخہ میں آسمان پر جانے کا ذکر صرف اعمال ۱/۹ تا ۱۲ میں لکھا گیا ہو گا"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ لوقا کے آخر اور اعمال الرسل کے دیباچہ میں مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر سراسر الحاقی ہے۔ اور یہ دونوں الحاقات اس وقت عمل میں لائے گئے۔ جب تحریرات لوقا کو

دو حصوں میں منقسم کیا گیا۔ ایک حصہ انجیل لوقا کہلائی اور دوسرا حصہ اعمال الرسل۔ ہاں آخر میں مقالہ نویس نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ اعمال الرسل کے دیباچہ میں تو یہ ذکر لازماً الحاقی ہے۔ البتہ آگے چل کر اعمال ۱/۹ تا ۱۲ میں آسمان پر جانے کا بیان الحاقی نہیں ہے۔

لیکن یہاں پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جو حوالہ مقالہ نویس نے دیا ہے۔ اس میں لوقا نے یہ لکھا ہے۔ کہ مسیح کوہِ زیتون سے آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور یہی لوقا اپنی انجیل کے آخر میں لکھتا ہے۔ کہ مسیح "بیت عنیاہ" کی بستی سے حواریوں سے جدا ہؤا۔ اب یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ ایک ہی مصنف اپنی تحریرات (یعنی تحریرات لوقا) میں ایک جگہ مقام صعود کچھ لکھے۔ اور دوسری جگہ کچھ اور لکھ دے۔ ایک جگہ آسمان پر جانے کے ذکر کی بجائے صرف حواریوں سے جدا ہونے کا ذکر کرے۔ اور دوسری جگہ آسمان پر جانے کا قصہ بیان کر دے۔ ظاہر ہے۔ کہ اعمال الرسل کا بیان جبکہ وہ لوقا کی طرف منسوب ہے۔ سراسر الحاقی ہے۔ نہ صرف دیباچہ میں بلکہ مابعد مسیح کے آسمان پر جانے کے متعلق جو کچھ لکھا گیا۔ وہ سب لوقا کی تحریر نہیں بلکہ بعد کی پیداوار ہے۔

لوقا اور اعمال الرسل کے ان اختلافات کو علمائے بائبل ہر لحاظ سے تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ پرنسپل اے۔ جے گریو مفسر انجیل لوقا لکھتے ہیں۔

(۱) "یہ یاد رہے کہ لوقا کی انجیل کے مطابق سب واقعات جن میں مسیح کا صعود بھی شامل ہے مسیح کے جی اٹھنے کے روز ہی وقوع پذیر ہو گئے تھے۔ لیکن اس کے برعکس اعمال الرسل ۱/۳ کے مطابق مسیح کا صعود ان کے جی اٹھنے کے چالیس روز کے بعد واقع ہؤا تھا۔"

Peake's Commentary on The Bible P. 742

(۲) پروفیسر ایلن مینزز مفسر اعمال الرسل لکھتے ہیں "مسیح کے جی اٹھنے کے بعد چالیس روز تک دنیا میں رہنے کا ذکر نئے عہد نامہ میں صرف اعمال الرسل میں ہؤا ہے۔" (تفسیر مذکور ص۷۷۳)

(۳) پھر لکھتے ہیں۔

"لوقا ۲۴/۵۰ کے مطابق مسیح کا صعود بیت عنیاہ میں واقع ہؤا تھا۔ جو کہ یروشلم سے پونے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ لیکن کوہ زیتون جس کا اعمال الرسل میں ذکر کیا گیا ہے۔ یروشلم اس سے نصف فاصلہ پر ہے۔" (تفسیر مذکور ص۷۷۴)

(۴) یہی مفسر لکھتے ہیں۔

"اعمال الرسل کے پہلے باب میں مسیح کے اٹھائے جانے کا ذکر لوقا ۲۴ باب کے بیان سے بالکل مختلف ہے۔ جس سے صاف عیاں ہے۔ کہ اعمال الرسل کی کہانی بعد کی پیداوار ہے۔"

(کتاب مذکور ص۷۷۶)

ان تصریحات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اعمال الرسل میں بھی مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر لوقا کی تحریر نہیں۔ بلکہ یہ بیان بعد میں کسی نے شامل کر دیا ہے۔

حواریوں کے خطوط میں رفع مسیح کا ذکر

اعمال الرسل کے بعد حواریوں کے خطوط میں بعض جگہ مسیح کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔

(۱) عبرانیوں کے خط میں واضح طور پر لکھا ہے۔ کہ مسیح کی دعا موت سے بچائے جانے کے متعلق سنی گئی۔ عبرانیوں ۵/۷۔ جب وہ موت سے بچا لیا گیا۔ پھر آسمان پر جسم کے ساتھ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس عبرانیوں ۴/۱۴ میں آسمان پر جانے کا ذکر جسمانی نہیں ہو سکتا۔

(۲) پطرس رسول کے خط میں حیات مسیح اور آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ لیکن پطرس کا نظریہ یہ تھا کہ "وہ جسم کے اعتبار سے مارا گیا۔ مگر روح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا۔" پطرس ۱ ۳/۱۸

صاف ظاہر ہے پطرس جسمانی حیات کی بجائے روحانی زندگی پیش کرتا ہے۔ گویا آسمان پر جسم نہیں بلکہ روح گئی۔

(۳) افسیوں ۴/۹ تا ۱۰ میں آسمان پر جانے کا ذکر بریکٹ میں کر دیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حصہ تشریح کے لئے کسی نے ملا دیا ہے۔

(۴) تمطاؤس ۱ ۳/۱۶ سے ظاہر ہے۔ کہ مسیح جسم میں ظاہر ہؤا۔ روح میں راستباز ٹھہرا۔ غیر قوموں میں اس کی منادی ہوئی۔ دنیا اس پر ایمان لائی۔ اور جلال میں اوپر اٹھایا گیا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ رفع مسیح اس وقت ہؤا۔ جب غیر قوموں میں مسیح کی تبلیغ شروع کی گئی۔ اور دنیا اس پر ایمان لے آئی۔ ظاہر ہے کہ یہاں واقعہ صلیب کے بعد آسمان پر اٹھایا جانا مراد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ جلالی رفع متصور نہیں ہو سکتا تھا۔ بلکہ بعد کے زمانہ کا رفع روحانی مراد ہے۔

(۵) یوحنا کے خط میں یہ ذکر ہے۔ "تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں۔ باپ۔ بیٹا اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں۔" یہ آیت الحاقی تھی۔ اس لئے اب نکال دی گئی ہے۔

الغرض پولوس کے خطوط اور دوسرے مکاتیب میں کسی جگہ واضح طور پر نہیں لکھا گیا۔ کہ مسیح جسم سمیت آسمان پر اٹھایا گیا۔ بلکہ عام طور پر رفع روحانی مراد لیا گیا ہے۔ نہ کہ رفع جسمانی۔

درخواست دعاء

میرے بھائی چودھری رشید احمد بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی تیاری کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ خالد ممتاز رشید سنت نگر لاہور

غور وفکر کی عادت

(از مکرم عبد المجید خاں صاحب آف کیمبل پور)

خاکسار تلاوت قرآن کریم کر رہا تھا۔ جب سورہ جاثیہ کی اس آیت پر پہنچا۔ ان فی خلق السموٰت و الارض لاٰیات للمومنین۔ تو مجھکو فوراً حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک الفاظ جو حضور نے بہت دیر ہوئی۔ قادیان کی مسجد اقصیٰ میں بوقت خطبہ جمعہ فرمائے تھے۔ یاد آ گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تھا۔ کہ انسان بالطبع غور وتدبر اور پیش آمدہ امور کا علم حاصل کرنے کا عادی ہے۔ مثلاً اگر بازار میں سے کوئی گزر رہا ہو۔ اور راستہ میں چند آدمیوں کا ہجوم دیکھے۔ تو فوراً دریافت کرے گا۔ کہ یہ کیا معاملہ ہے اور جب تک پورے طور پر معاملہ کی حقیقت سے آگاہ نہ ہو جائے۔ آگے قدم نہ اٹھائے گا۔ تو پھر کیسے افسوس کا مقام ہے۔ کہ انسان کے سر کے اوپر آسمان کے اجرام فلکی اور پاؤں تلے زمین کی کیفیات جو موجود ہیں۔ ان کی طرف کبھی نظر نہیں اٹھائی جاتی۔ اور غور نہیں کیا جاتا۔ کہ یہ تمام عظیم الشان انتظام اللہ تعالےٰ نے کیوں بنایا ہے۔ حالانکہ اس مسئلہ پر غور کرنے سے خالق کی عظیم الشان ذات والا صفات سے وابستگی پیدا کر کے انسان روحانی ترقیات کے دشوار گذار میدانوں میں سے بخوشی تکلیفات برداشت کرتا ہؤا اپنے مالک سے صحیح معنوں میں رشتۂ عبودیت قائم کرنے کا فخر حاصل کر لیتا ہے۔ مگر افسوس کا مقام ہے۔ کہ دنوں۔ مہینوں اور سالوں کے گزرنے پر بھی ایک منٹ کے لئے آنکھ اٹھا کر ان عظیم الشان امور کی طرف توجہ تک نہیں کی جاتی۔

حضور کے خطبہ کا ماحصل جو میں نے اپنے حافظہ سے اوپر لکھا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ واقعی غور نہ کرنا انسان کی ترقیات روحانی وجسمانی کے حصول میں سخت رکاوٹ کا باعث بن جاتا ہے۔ کیونکہ روحانی وجسمانی ترقیات کا انحصار غور وتدبر کے نتائج سے وابستہ ہے۔ جس سے ہم قطعاً لاپرواہ ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ قویٰ کے ذریعہ بموجب نکتہ بیان کردہ قرآن کریم مندرجہ عنوان ہم ترقی کرنے کے اہل قرار دیئے گئے ہیں۔ اور قرآن کریم میں فرمودہ الفاظ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی طرف منسوب کئے گئے ہیں یہ ہیں۔ "یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔" ان الفاظ کو پڑھ کر روح کانپ جاتی ہے۔ کہ خدانخواستہ ہم قرآن کریم کی مکمل اور نایاب تعلیم کی طرف عدم توجہ کے مرتکب نہ ٹھیریں۔ اس لئے بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ ہم کو ان امور کی طرف کما حقہ، غور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اعلیٰ ترقیات روحانی وجسمانی کا وارث بنائے۔ آمین ثم آمین۔

جماعتہائے ضلع اٹک توجہ کریں

چونکہ ضلع وار تنظیم کا سلسلہ اس ضلع میں نیا شروع ہؤا ہے۔ اور مجھے سب جماعتوں اور دیگر افراد جماعت کا (جو ضلع بھر میں بکھرے ہوئے ہیں) کما حقہ، علم نہیں۔ اس لئے میں تمام جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھے بذریعہ خطوط اپنے موجودہ عہدیداران کے ناموں سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) مجھے اس وقت تک مندرجہ جماعتوں سے آگاہی ہے:۔

(۱) کیمبل پور (۲) مانسر کیمپ (۳) واہ کیمپ (تحصیل اٹک میں) (۴) کوٹ فتح خاں (۵) منڈوال (۶) محمودہ (۷) پنڈوری۔ (تحصیل فتح جنگ میں) (۸) پنڈی گھیپ (تحصیل پنڈی گھیپ میں) (۹) پچھند (تحصیل تلہ گنگ میں) میرے مخاطب مندرجہ بالا جماعتیں ہیں۔ اور اس کے علاوہ وہ جماعتیں بھی (اگر ہوں) جن کا مجھے علم نہیں ہے۔

(۳) تمام عہدہ داران کے سامنے لکھا جائے کہ ان کے موجودہ عہدہ داران انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ میں بھی (بلقید عمر) شامل ہیں یا نہیں

(۴) مجھے ان احباب کی طرف سے بھی اطلاع ملنی ضروری ہے۔ جو فرداً کسی جگہ ہیں اور کسی جماعت کے ساتھ اس وقت تک ان کا تعلق نہیں ہے۔ یہ احباب براہ مہربانی اس بات سے بھی آگاہ فرمائیں۔ کہ وہ چندہ کس طرح ادا کرتے ہیں۔

(۵) میں تمام جماعتوں اور دیگر احباب کو مطلع کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے ضلع میں تین دیہاتی مبلغ دیئے جانے منظور ہوئے ہیں۔ جو ان دیہاتی جماعتوں میں دیئے جانے ہیں۔ جو ان کی رہائش وغیرہ کا بندوبست کر سکیں۔ اس ضمن میں میں نے دو جماعتوں کو لکھا ہؤا بھی ہے۔ لیکن ابھی تک جواب نہیں موصول ہؤا۔ اس کی خواہشمند جماعتیں مجھے اس امر سے بھی آگاہ کریں۔ تاکہ مبلغین کو باہر بھیجتے وقت خواہشمند جماعتوں کا خیال رکھا جا سکے۔

(خاکسار سلطان محمد امیر جماعتہائے ضلع اٹک از کوٹ فتح خاں)

اعلان معافی

محمد عبد اللہ صاحب کشمیری سابق دیہاتی مبلغ کو بعض وجوہات کی بناء پر اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی اب ان کی درخواست معافی پر حضور نے ازراہِ ترحم ان کو معاف فرما دیا ہے۔ ناظر امور عامہ

امانت کے حساب داروں کیلئے پاس بک

جن دوستوں کا حساب امانت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں کھلا ہوا ہے۔ وہ اگر چاہیں تو روپیہ برآمد کروانے کے لئے دفتر امانت سے چیک بکیں حاصل کر سکتے ہیں۔ جو مفت دیجاتی ہیں

اب پاس بکیں بھی چھپوائی جا رہی ہیں۔ جو خواہشمند اصحاب کو دی جائیں گی۔ اور ان کے پیش کئے جانے پر حساب دار کا تمام حساب آمد و خرچ اس میں درج کر دیا جایا کرے گا۔ یہ ضروری نہیں ہوگا۔ کہ ہر ادائیگی کے وقت پاس بک پیش کی جائے۔

احباب کو چاہیئے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے پتہ جات مکمل اور صاف لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اپنے کھاتہ نمبر کا حوالہ دیا کریں۔ تا فوری طور پر ان کی ہدایات کی تعمیل ہوتی رہے۔ اور غلطی کا امکان کم ہو:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک ہے۔ کہ احباب زیادہ سے زیادہ اپنی رقوم صیغہ امانت میں جمع کروائیں۔ اس طرح جہاں ان کا روپیہ محفوظ رہے گا۔ اور بوقتِ ضرورت بغیر کسی مزید خرچ کے فوراً انہیں مل سکے گا۔ وہاں اپنے امام کے منشاء مبارک کو پورا کرنے پر ثواب بھی ہوگا۔

اس کے علاوہ جو حساب دار اس مضمون کی تحریر پیش کر دیں۔ کہ وہ اپنے روپے کو یا اس کے کسی معین حصہ کو ایک ماہ کے نوٹس دینے کے بغیر برآمد نہیں کرائیں گے۔ تو ایسا روپیہ زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہوگا۔ اس قسم کے روپے کو غیر تابع مرضی امانت کہتے ہیں۔

ناظر بیت المال

تعارف کے متعلق

مؤقر روزنامہ الفضل لاہور کی رائے ملاحظہ فرمائیں

"ہمیں یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی ہے۔ کہ مشہور ناشران کتب میسرز حاجی کریم بخش شاہ ولی ناشران کتب ۲۳ انار کلی لاہور مشاہیر پاک پنجاب کا ایک شاندار باتصویر تذکرہ بنام "تعارف" مرتب کر رہے ہیں۔

یہ کتاب آزاد پنجاب کی قومی زبان اردو میں پہلی قومی تاریخ National History ہوگی جس کی ترتیب و تالیف کا کام باقاعدہ شروع ہو چکا ہے۔ فرم مذکور کے نمائندے معززین کے حالات زندگی اور دیگر متعلقہ مواد کی فراہمی کے سلسلے میں پنجاب کے ہر ضلع اور تحصیل میں پہنچ چکے ہیں۔ برطانوی حکومت کے زمانہ میں، انگریزی میں ایک کتاب Who's Who شائع ہوتی تھی۔ اس میں حالات زندگی شائع کرانے کا بہت کافی معاوضہ ادا کرنا پڑتا تھا اور اس طرح مذکورہ کتاب صرف "سرمایہ دار طبقہ" تک محدود تھی لیکن ناشران مذکور نے "تعارف" میں شمولیت کا معاوضہ اس قدر قلیل رکھا ہے۔ جو معمولی سے معمولی آدمی کے لئے قابل برداشت ہے۔

یہ بہت بڑا کام ہے۔ لیکن کارکنان فرم نے تمام روشن اور تاریک پہلوؤں پر اچھی طرح غور و خوض کرنے کے بعد یہ کار عظیم انجام دینے کا اعلان کیا ہے۔ "تعارف" کی اشاعت پر بے دریغ روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔ تزئین و تدوین نظم و نسق ان ہاتھوں میں ہے۔ جنہیں نشر و اشاعت کے ہر شعبہ پر عبور حاصل ہے۔

"الفضل" کے قارئین کرام سے ہماری درخواست ہے کہ "تعارف" کی اشاعت کے سلسلہ میں ناشران موصوف سے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ نمائندگان "تعارف" کی حوصلہ افزائی کرنا اور اپنے حلقۂ اثر اور دائرہ احباب سے انہیں متعارف کرا دینا فرم مذکور کی سب سے بڑی امداد ثابت ہوگی۔"

نوٹ:۔ ربوہ اور تحصیل چنیوٹ کیلئے ہمارے نمائندہ چوہدری جمال الدین احمد صاحب مکان نمبر ۸۸ W.3 محلہ کبتیالاں چنیوٹ سے ضروری کوائف اور فارم شمولیت حاصل کریں۔

حاجی کریم بخش شاہ ولی ناشران کتب ۲۳۔ انار کلی۔ لاہور

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور کیا جاتا ہے جماعتہائے متعلقہ نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر جماعت	نام جماعت	عہدہ	عہدیدار
۲۶۳	جھنگ شہر	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال " تبلیغ	رانا محمد یوسف صاحب " میاں جیون خانصاحب
۲۶۴	چک نمبر ۲۴۶ گھوڑا ٹوانہ ۵۰۰ بنگلہ دھیڑہ تحصیل چنیوٹ	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	میاں نوازش علیصاحب نمیم سربراہ نمبردار چک ۲۴۶
۲۶۵	چک نمبر ۲۶ اسلام آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال " تبلیغ " امور عامہ محصل	چوہدری ہدایت اللہ خان صاحب " محمد علی صاحب " " " عطا الٰہی صاحب فتح محمد صاحب چک ۲۸
۲۶۶	شاہ پور صدر	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال " تبلیغ	چوہدری محمد دین صاحب اوور بی اے بی ٹی گورنمنٹ سکول مرزا محمود بیگ صاحب پٹواری سلطان محمود صاحب پٹواری

قرآنی ارشاد "فاستبقوا الخیرات" کی حکمت

اس ارشاد خداوندی میں جو حکمت مضمر ہے۔ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے مندرجہ ذیل مبارک الفاظ سے بآسانی ہر ایک کے ذہن نشین ہو سکتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے۔ اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں (چندہ تحریک جدید) دیدینگے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں۔ وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں۔ وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے۔ جو پہلے شامل ہوتا ہے"

حضور ایدہ اللہ تعالے کے یہ حقیقت آمیز ارشادات پڑھنے کے بعد ہر مجاہد تحریک جدید یہ عزم صمیم کرے کہ ۹ رمضان سے قبل جلد از جلد وہ اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر کے اپنے محبوب امام کی دعائیں اور ذات باری تعالے کی خوشنودی حاصل کرنے والوں کی فہرست میں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور شامل ہوگا۔ واللہ الموفق والمستعان۔

(وکیل المال تحریک جدید)

پاکستان اور برطانیہ کے سٹرلنگ مذاکرات تسلی بخش طور پر جاری ہیں

لندن ۲۱ جون ۔ وزیر خزانہ مسٹر غلام محمدؐ کی برطانوی وزیر خزانہ مسٹر ہوگیٹسکل سے بات چیت جاری ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ افسروں کے درمیان جو بات چیت ہو رہی ہے۔ وزراء کی باہمی گفت و شنید آئندہ ہفتہ کے وسط تک جاری رہے گی۔ گفتگو زیادہ تر مشینوں اور دوسرے سامان کی فراہمی کے متعلق کی جا رہی ہے۔ پاکستانی اور برطانوی دونوں ہی ذرائع نے اسکی وضاحت کی ہے۔ کہ مذاکرات انتہائی دوستانہ اور تعاون کی فضا میں ہو رہے ہیں ۔ اور اگرچہ آئندہ ہفتہ کے نتیجہ کے متعلق ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ تاہم مطلوبہ مقصد حاصل کرنے کے لئے بات چیت تسلی بخش طور پر آگے بڑھ رہی ہے۔ (اسٹار)

پاکستان کے پاس تیل کا کافی ذخیرہ موجود ہے

کراچی ۲۱ جون ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کے پاس ہنگامی صورت حالات میں تیل کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے پیٹرول کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ اگر امریکہ اور برطانیہ نے تیل کے کارخانوں سے اپنے تمام تیل کے جہاز واپس بلا لئے تو اس سے یورپ مشرق وسطی مشرق بعید روس چین اور دوسرے ممالک میں تیل کی قلت پیدا ہو جائیگی۔ ایران کے تیل سے محروم ہونے کے بعد برطانوی کمپنی کو دوسرے ذریعوں کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ اور اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دوسرے علاقوں سے جن میں کویت۔ بحرین۔ سعودی عرب اور انڈونیشیا۔ کی طرف توجہ دینی پڑیگی۔

دولت مشترکہ کے دفاعی مذاکرات

لندن ۲۱ جون۔ نمبر ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں آج سے دولت مشترکہ کے وزراء دفاع کی جو کانفرنس شروع ہو رہی ہے۔ اس میں انتہائی رازداری سے کام لیا جائیگا۔ ابتدائی اجلاس میں مشرق وسطی پر خصوصی توجہ کے ساتھ عالمی صورت حال کا ایک عام جائزہ لیا جائیگا۔ اس جائزہ میں فوجی حالات کا بڑا حصہ ہوگا۔ اور ایرانی صورت حال اور تیل کی موجودہ اور مستقبل میں فراہمی پر اس کے ممکن اثرات کو نمایاں مقام حاصل ہوگا۔ اگرچہ ان مذاکرات کے خفیہ رکھنے پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ لیکن اس امر کی بھی وضاحت کر دی گئی ہے۔ کہ پاکستان۔ ہندوستان اور لنکا کی حکومتیں اس کانفرنس میں شریک نہیں ہیں۔ کیونکہ زیر بحث مسائل ان کے فوری حلقۂ اثر سے باہر ہیں۔ تاہم اجلاس کے دوران میں انہیں پوری طرح باخبر رکھا جائیگا۔ اور اجلاس کے خاتمہ پر کانفرنس کے فیصلوں سے انہیں مطلع کر دیا جائیگا۔ (اسٹار)

لبنان کے نئے وزیر اعظم کا بیان

بیروت ۲۱ جون۔ نئے وزیر اعظم مسٹر عبداللہ الیافی نے ایوان نمائندگان میں پالیسی کے متعلق تقریر کرتے ہوئے یہ وعدہ کیا۔ کہ مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے لئے دوسرے عرب ملکوں سے مل کر تمام ضروری تدابیر کی پوری حمایت کرے گا۔ وزیر اعظم نے اس کا اعادہ کیا کہ حکومت خود مختاری کی پالیسی پر عمل کرتی رہے گی۔ اور عرب ملکوں کے درمیان قریب تر تعلقات کے قیام کے لئے پوری کوشش کرے گی۔ (اسٹار)

امن کی اپیل

لیک سکیسس ۲۱ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کوریا کی جنگ میں شریک ۱۶ اقوام حفاظتی کونسل کو بیان دیتے ہوئے ہفتہ کے دن امن کی ایک اپیل جاری کریں گی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۲ ایشیائی عرب اقوام بھی کوئی نیا اقدام کرنے والی ہیں۔

تیل کمپنی کے پاکستانی ملازمین کے بیوی بچوں کی روانگی

لندن ۲۱ جون۔ فنانشل ٹائمز کا نامہ نگار طہران اطلاع پرداز ہے۔ کہ تیل کمپنی کے پاکستانی اور ہندوستانی ملازمین کے ۵۰۰ بیوی بچے آبادان سے روانہ ہو چکے ہیں یا روانہ ہونے والے ہیں۔ برطانویوں کی ۱۰۰۰ بیویوں میں سے صرف ۱۵۰ نے اب تک اپنی روانگی کے لئے ٹکٹیں نہیں لی ہیں۔ (اسٹار)

روس کو پاکستانی پٹ سن کی ضرورت

لندن ۲۱ جون۔ بتایا گیا ہے۔ کہ جو ممالک پاکستان کے پٹ سن کی نئی فصل حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں روس بھی شامل ہے۔ گاہک پٹ سن حاصل کرنے کے لئے اس قدر پریشان ہیں۔ کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مانگ پیداوار سے بڑھ جائے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگست میں روانہ کئے جانے والے پٹ سن کی قیمت باربرداری کے اخراجات کے علاوہ ۲۴۰ پونڈ فی ٹن اور ستمبر میں جانے والے پٹ سن کی قیمت اس سے ۳ پونڈ کم ہوگی۔ (اسٹار)

ایرانی ٹڈیوں سے خطرہ

طہران ۲۱ جون۔ غالب قرینہ ہے کہ ایران سے ٹڈیوں کے دل آ کر مغربی ہند اور پاکستان میں موجود ٹڈیوں کی تعداد میں اضافہ کریں گے۔ خود ایران میں بعض ٹکڑیاں ممکن ہے بشمال کو چلی جائیں۔ آئندہ مہینہ میں ان کے ہو کے بچے ہونے کا بھی امکان ہے۔ (اسٹار)

ایران سے برطانوی عورتوں اور بچوں کا انخلاء

لندن ۲۱ جون۔ خرم شہر میں برطانوی قونصل جنرل اینگلو ایرانی کمپنی کے ملازمین کے بال بچوں کے انخلاء کے انتظامات کر رہے ہیں۔

بی۔ او۔ اے سی (B.O.A.C) کے چھ طیارے چالیس چالیس عورتوں اور بچوں کو لے کر لندن پہنچ چکے ہیں۔ اور مزید چھ طیارے چند دنوں میں روانہ ہونے والے ہیں۔ کرایہ پر طیارہ مہیا کرنے والی کمپنیوں نے بھی ہوائی جہازوں کا انتظام کر لیا ہے۔ تاکہ اگر حکومت برطانیہ کمپنی کے ۳۰۰۰ افسروں اور ورکروں کا بھی انخلاء ضروری تصور کرے تو بی او اے سی کی مدد کی جا سکے ۔۔۔ اس امر کے متعلق عالمی عدالت کے مشورہ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ کہ جب تک عدالت تیل کے مقدمہ پر غور نہیں کرتی۔ برطانیہ کو ایران میں اپنی پوزیشن برقرار رکھنے کے لئے کیا عارضی کارروائی کرنی چاہیئے (اسٹار)

کوریا میں دس میل کا غیر آباد منطقہ

ٹوکیو ۲۱ جون۔ مسلسل جنگ اور چینی پسپائیوں نے کوریائی جزیرہ نما میں دس میل عریض ایسا علاقہ قائم کر دیا ہے۔ جو سنسان اور غیر آباد ہے۔ اور جہاں کوئی غذا نہیں مل سکتی۔

اقوام متحدہ کے جوابی حملہ کے نفع اور نقصان کا جو افسر جائزہ لے رہے ہیں۔ انکا خیال ہے۔ کہ اگر چینی اپنے حملہ کا جس کا زور توڑا جا چکا ہے۔ تیسرا دور شروع کر سکے تو اس غیر آباد علاقہ کو عبور کرنے میں انہیں دشواری ہوگی۔

اس جنگ نے ۳۸ ویں خط متوازی پر شمالی کوریا کی تمام بستیوں کو ختم کر دیا ہے۔ اور بہت ہی تھوڑے شہری وہاں رہ سکتے ہیں۔ جو چند آدمی پہاڑیوں سے پریشان ہو کر نکلے انہیں جنوبی کوریا کے پناہ گزین کیمپوں میں پہنچا دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

اُون کی قیمت میں کمی

لندن ۲۱ جون۔ اون کی قیمتوں میں جو بے تحاشہ اضافہ ہو گیا تھا۔ اس کی وجہ سے اونی سامان کی پرچون خریداری میں کمی ہو گئی اور اُون کی قیمتیں اس سے متأثر ہوئی ہیں۔ اب اُون کی قیمت کافی کم ہو گئی ہے۔ اور مزید کی توقع ہے۔ (اسٹار)

روس کا امریکہ برطانیہ اور فرانس سے مطالبہ

پیرس ۲۱ جون۔ آج روس نے اپنے مطالبہ کا اظہار کیا۔ کہ شمالی اٹلانٹک کے معاہدے کو بھی چار بڑوں کی کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کیا جائے آج روس کے نائب وزیر خارجہ موسیو اینڈریو گرومیکو نے امریکہ برطانیہ اور فرانس کو روس کی طرف سے نوٹ کا جواب ارسال کیا۔ مغربی اتحادیوں نے ایک ترجمان نے بتایا کہ مغربی اتحادیوں نے چار بڑوں کی کانفرنس کے لئے جو پیشکش کی ہے۔ اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پیشکش کو روس نے ٹھکرا دیا ہے۔ یہ نوٹ نائب وزراء کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کانفرنس میں پیش کیا گیا ہے۔

پانچ دن گزرے مغربی اتحادیوں کی طرف سے اس امر کا اظہار کیا گیا تھا کہ روس خواہ اسے تسلیم کرے یا نہ کرے۔ مغربی اتحادیوں کی کانفرنس جولائی میں واشنگٹن میں منعقد ہوگی۔

برطانیہ کے دفاعی انتظامات

لندن ۲۱ جون۔ اہم تعمیر شدہ علاقوں کی ایسی تمام کمپنیوں سے جہاں دو سو سے زیادہ ملازم کام کرتے ہیں۔ حکومت نے کہا ہے کہ وہ اپنے یہاں فوراً شہری دفاع کے دستے قائم کریں۔

مالکوں کے ادارے ٹریڈ یونین اور مقامی حکام کے باہمی مشورہ کے بعد اس کے منصوبے مرتب کر لئے گئے ہیں۔ تمام انتظامات بالکل رضا کارانہ طور پر کئے جائیں گے۔ (اسٹار)

برطانیہ میں بے روزگاری میں کمی

لندن ۲۱ جون۔ برطانیہ کی وزارت لیبر نے ابھی جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہر ۱۰۰ کام کرنے والوں میں سے ایک بیکار رہے ۲۱ مئی کو ۲،۳۲،۶۵،۰۰۰ برسر روزگار افراد کے مقابلہ میں ۲،۱۵،۰۰۰ آدمی بے روزگار رہے۔ ان آخری اعداد میں ان نوجوانوں کی بھی بڑی تعداد شامل ہے۔ جنہوں نے موسم بہار کے آخر میں اسکول چھوڑے ہیں ۱۹۵۰ء کے اواخر کے اعداد کے مقابلہ میں اس وقت بیروزگاروں کی تعداد میں ۱۲،۰۰۰ کی کمی ہو گئی ہے۔ وسط مئی تک ۳۸،۰۰۰ کی جو کمی ہو گئی تھی۔ وہ بھی اسمیں شامل ہے (اسٹار)